OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.8 Issue 9 June 2021

حضور اکرم ﷺ کی ولادت سے منسوب خوارقِ عادت کے بارے میں مسلکی تعبیرات

Sectarian Interpretations about Unusual Happenings Attributed to the Birth of the Holy Prophet (PBUH)

Hafiz Muhammad Saeed Ahmad
Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Dr. Hafiz Mahmood Akhtar
Professor, Gift University Gujranwala.

Abstract: The presentation of search or the Life of the holy prophet Muhammad(PBUH) in different patterns and with different approaches has been an important subject of interest for the Muslims scholars. Of the past and present one of this aspect is paying tribute about his birth called as a Huzoor(PBUH) ki pedaish kaymutalq khawaarq-e-aadat this paper is about to the contributions of the muslims scholars according to his birth۔

سیرت النبیؐ کا موضوع اس لحاظ سے بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ مسلمانوں نے اس پر خصوصی توجہ دی اور اس پر سیکڑوں کتابیں تصنیف کیں اور ہر لکھنے والے نے انوکھے انداز میں سرور کونینؐ سے اپنی محبت کا اظہار کیا جس کی مثالوں سے سیرت کی کتب بھرپور ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ کتب سیرت میں ایسی روایات بھی نقل کر دیں گئیں جن کی استنادی حیثیت مشکوک ہے۔

برصغیر میں جب سیرت پر بہت زیادہ کتب تصنیف کی گئیں تو ان میں مصنفین نے اپنی کتب کا حجم بڑھانے کے لیے ضعیف اور موضوع روایات کا بھی سہارا لیا اور اس مؤلفانہ اسلوب میں غیر ضروری پھیلاؤ اور توسیع کا رجحان پیدا ہو گیا۔

لہٰذا اس ضمن میں ڈاکٹر محمود احمد غازی لکھتے ہیں:

> ''یہ رجحان جب پیدا ہوا تو اس میں یہ امتیاز کرنا بڑا دشوار ہو گیا کہ رطب و یابس میں فرق کیسے کیا جائے۔ کمزور روایات بہت کثرت سے آنی شروع ہو گئیں۔ پھر ایک اور وجہ یہ ہوئی کہ یہ مسلمانوں کے عروج کا زمانہ تھا مسلمانوں کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات کو دنیا بھر میں تہذیب کا اعلیٰ ترین معیار مانا جاتا تھا کوئی تنقید کرنے والا نہیں تھا۔ کسی میں یہ ہمت نہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرامؓ کے حوالے سے کوئی بات ہو تو اس پر کوئی نقد یا تنقید کی جرات کرے۔ اس لیے بہت سی ایسی چیزیں جو عقیدت مندی کی بنیاد پر عامۃ الناس کے ایک طبقہ میں مشہور تھیں۔ خاص طور پر معجزات کے بیان میں اور مختلف مضامین کے بیان میں وہ ایک ایک کر کے سیرت کی بڑی کتابوں میں شامل ہو گئیں تو لوگوں نے بڑی بڑی کتابیں لکھیں۔''(1)

سیرت نگاری کے مختلف اسالیب میں ایک مناظرانہ اسلوب بھی ہے جس کو ابتدا میں تو مسلمانوں نے مستشرقین کے خلاف استعمال کیا لیکن بعد ازاں ایک دوسرے کے مسالک پر اپنایا۔ برصغیر میں جب ایسٹ انڈیا کمپنی قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی تو پھر مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں یہ مسائل پیدا ہونے لگے اور ایسے ایسے مسائل اور سوالات اٹھائے گئے جو پچھلے بارہ سو سال میں نہیں اٹھائے گئے تھے۔ ہر فریق نے اپنے نقطہ نظر کی تائید میں قرآن پاک سے ہی استدلال کیا اس کے نتیجے میں ایک مناظرانہ ادب سامنے آیا۔ جو برصغیر کی تاریخ کا اہم حصہ ہے اس کا فائدہ یہ ہوا کہ مناظرے میں حصہ لینے والے فریقوں کے حلقوں میں سیرت کے بہت سے واقعات معلوم اور متعارف ہو گئے اور علم سیرت نسبتاً زیادہ عام ہو گیا۔

جس کے اثرات آج کے سیرت نگاروں کی تحریروں میں بھی ملتے ہیں۔

سیرت النبیؐ کے موضوعات میں سے ایک موضوع حضور ﷺ کی بعثت کے واقعات کا ہے جو کہ ہمیشہ سے سیرت نگاروں میں غیر معمولی اہمیت کا حامل رہا ہے اس میں کچھ روایات صحیح بھی ہیں لیکن بہت سے ضعیف اور کمزور بھی ہیں۔

برصغیر میں کتب میلاد کی روایت ایران کے راستے سے پہنچی اور بہت جلد اس صنف کو خاص مقام اور شہرت حاصل ہو گئی برصغیر کے میلاد ناموں میں بہت سی وضعی روایات مشہور ہو گئیں۔ میلاد ناموں کے مصنفین اور شعراء عام طور پر اپنے ماخذ کا حوالہ نہیں دیتے تھے۔ بلکہ کہتے "نقل ہے""اہل سیر نے لکھا ہے"روایت ہے وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے تھے۔[(2)]

ان روایات کے وجود میں آنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اگلے واعظوں نے حضور اکرم ﷺ کی پیدائش کے واقعے کو شاعرانہ انداز میں بیان کیا ہے مثلاً یہ کہ آپؐ کی پیدائش سے آمنہ کا گھر منور ہو گیا، مکہ کے سوکھے درختوں میں بہار آ گئی ،ستارے زمین پر جھک گئے ، آسمانوں کے دروازے کھل گئے ، فرشتوں نے ترانہ مسرت بلند کیا لیکن بعد کے غیر محتاط واعظوں نے اس کو واقعہ سمجھ لیا۔[(3)]

روایت ہے کہ محمدؐ کا نور اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہے نیز سب سے پہلے اللہ تعالیٰ تمہارے نبی کا نور پیدا کیا۔[(4)]

یہ روایات سیرت کے کسی مستند ماخذ میں نہیں پائی جاتی اور مولانا عبدالحئ فرنگی محلی نے ان دونوں روایات کو موضوع قرار دیا ہے۔[(5)]

روایت ہے کہ جس دن آمنہ حاملہ ہوئیں دو سو عورتیں رشک وحسد سے مر گئیں۔[(6)]

ترجمہ یوں تھا کہ "اس غم میں انہوں نے شادی نہ کی"، لیکن مترجمین نے کنایہ کو صریح سے بدل دیا ترجمہ کی غلطی کے ساتھ ساتھ اس کی استنادی حیثیت بھی مشکوک ہے اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

> "یہ روایت سند کے بغیر زرقانی کی شرح مواہب میں بصیغہ "رُوِیَ" یعنی بیان کیا گیا ہے مذکور ہے کہ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خود مصنف کو بھی اس کی صحت میں کلام ہے یہ درحقیقت بالکل بے سند اور بے اصل روایت ہے۔"[(7)]

ولادت نبویؐ کے بارے میں بیشتر سیرت نگاروں نے ضعیف روایات کو نقل کیا ہے دور حاضر کے ممتاز سیرت نگار

مولانا ادریس کاندھلوی نے حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ عثمان بن ابی العاص کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کی ولادت کے وقت سیدہ آمنہ کے پاس تھی تو دیکھا کہ تمام گھر نور سے بھر گیا ہے اور آسمان کے ستارے جھکے آتے ہیں یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ یہ ستارے مجھ پر آگریں گے۔[8]

مولانا نے یہ روایت بیان کی ہے لیکن اس کا حوالہ نہیں دیا۔ اور حاشیہ میں راوی حدیث عثمانؓ کے حالات لکھے ہیں۔ اور اس روایت کی صحت اور عدم صحت کا تذکرہ نہیں کیا۔

ڈاکٹر طاہر القادری اپنی کتاب سیرت الرسولؐ میں ولادت کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے وجود محمدیؐ کو نور کی صورت میں اس وقت پیدا فرمایا جب کائنات ہست و بود اور عالم رنگ و بو میں کچھ بھی نہ تھا عرش فرش تک کسی نوری یا مادی وجود کا کوئی نقش و نگار نہ تھا اصلی نظام کن فیکون کا ابھی اجراء نہ ہوا تھا۔ میں نے اپنی شان خلاقیت کا سب سے پہلا مظہر نور محمدیؐ کو بنایا۔"[9]

ڈاکٹر طاہر القادری نے مذکورہ عبارت میں اس روایت کا ترجمہ کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"کہ اے نبیؐ اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تمہارے نبی کا نور پیدا کیا۔"

امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں:

"یہ سب روایات موضوع ہیں۔"[10]

پیر کرم شاہ الازہری یوں لکھتے ہیں:

"حضور ﷺ کی والدہ فرماتی ہیں کہ آپؐ کا بوجھ (حمل کی حالت میں) بہت خفیف تھا۔ ولادت کے سلسلے میں عبدالمطلب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ عبدالمطلب فرماتے ہیں: میں اس رات کعبہ میں تھا میں نے بتوں کو دیکھا کہ سب بت اپنی جگہ سے سر بسجود سر کے بل گرپڑے ہیں اور دیوار کعبہ سے آواز آرہی ہے مصطفیٰ اور مختار پیدا ہوا اس کے ساتھ سے کفار ہلاک ہوں گے اور کعبہ بتوں کی عبادت سے پاک ہوگا۔"[11]

یہ روایت طبقات ابن سعد میں ہے اس کا راوی جہم بن ابو جہم ہے جسے امام ذہبی نے مجہول بتایا ہے۔(12)

پیر صاحب نے یہاں پر ان ضعیف روایات کا سہارا لیا ہے اور ان کا کوئی مستند ماخذ بھی درج نہیں کیا۔

مولانا احمد رضا خان بریلوی نے بھی سیرت پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ موصوف نے بھی ولادت کے سلسلہ میں ضعیف روایات کا سہارا لیا ہے لکھتے ہیں:

''حضرت شفاء روایت کرتی ہیں کہ جب آمنہ کے فرزند پیدا ہوا تو وہ میرے ہاتھ میں آیا جو ختنہ شدہ تھا پھر چھینک آئی اس پر کسی کہنے والے کی آواز سنی یرحمک اللہ''

مزید بیان کرتی ہیں کہ مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہو گئی۔(13)

مزید لکھتے ہیں:

''حضرت عبدالمطلب سے منقول ہے کہ میں شب ولادت کعبہ کے پاس تھا جب آدھی رات ہوئی تو میں نے دیکھا کہ کعبہ مقام ابراہیمؑ کی طرف جھکا اور سجدہ کیا اور اس سے تکبیر کی آواز آئی اور غیب سے آواز آئی رب کعبہ کی قسم کعبہ کو برگزیدگی ملی خبردار ہو جاؤ کعبہ کو ان کا قبلہ، ان کا مسکن ٹھہرادیا۔''(14)

ان روایات کے راوی عبداللہ بن محمد بلوی اور عمارہ بن زید کذاب ہیں۔(15)

مزید لکھتے ہیں:

''ولادت کے سلسلے میں مسلمانوں کو جمع کر کے ذکر ولادت اقدس سنانا ولادت اقدس کو خوشی کرنی ان میں حاضرین کو کھانا کھلانا یا شرینی تقسیم کرنی بلاشبہ جائز و مستحب ہے۔''

مولانا نے ان روایات کا ذکر کیا ہے لیکن کسی مستند کتب سیرت کا حوالہ نہیں دیا اسی طرح کی روایات عوام کی زبان پر عام و معروف ہیں۔

علامہ نور بخش توکلی نے اپنی تصنیف سیرت رسول عربی میں بھی ضعیف روایات کا تذکرہ کیا ہے لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بلاواسطہ اپنے حبیب محمدؐ کا نور پیدا کیا ہے اسی نور کے خلق عالم کا واسطہ ٹھہرایا۔''(16)

مزید لکھتے ہیں:

تولد شریف کے وقت خوارق:

تولد شریف کے وقت غیب سے عجیب وغریب اور خارق عادت امور ظاہر ہوئے تاکہ آپ کی نبوت کی بنیاد پڑ جائے اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ وپسندیدہ ہیں چنانچہ تعظیم کے لیے جھک کر آپؐ کے قریب آ گئے اور ان کے نور سے حرم شریف کی پست زمین اور ٹیلے روشن ہو گئے۔

مزید لکھتے ہیں:

"شہر مدائین میں محل کسریٰ پھٹ گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے، فارس کے آتش کدے ایسے سرد ہو گئے کہ ہر چندان میں آگ جلانے کی کوشش کی جاتی تھی مگر نہ جلتی تھی۔"(17)

امام ذہبی کہتے ہیں یہ حدیث منکر اور غریب ہے۔(18)

مزید لکھتے ہیں:

"فرشتے حضورؐ کے گہوارے کو ہلایا کرتے تھے۔ آپؐ گہوارے میں چاند سے باتیں کیا کرتے جب آپ چاند کی طرف اشارہ کرتے تو وہ آپ کی طرف جھک جاتا۔"(19)

اس حدیث کا راوی احمد بن ابراہیم کذاب اور مجہول ہے۔(20)

مولانا ان روایات کے درج کرنے کے بعد کسی معتبر کتب سیرت کا حوالہ نہیں دیا یہ تمام روایات ضعیف ہیں۔ محل کسریٰ اور آتش کدہ فارس والی روایت کا مرکزی راوی مخزوم بن ھانی ہے جو کہ امام ابن حجر کے نزدیک مجہول ہے۔(21)

اسی طرح سیرت نگاروں نے ایک روایت نقل کی ہے۔ کہ حضرت آمنہ نے خواب میں دیکھا کہ کوان سے کہہ رہا ہے اے آمنہ! تیرا بچہ تمام جہاں کا سردار ہو گا جب پیدا ہو تو اس کا نام احمد اور محمد رکھنا اور یہ تعویذ اس کے گلے میں ڈال دینا

۔

سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

"متاخرین میں حافظ عراقی نے اس روایت کو بے اصل اور شامی نے بہت ضعیف کہا ہے ابن اسحق نے بھی اس کو بے سند روایت کہا ہے۔"(22)

حکیم محمود احمد ظفر جو دور حاضر کے نامور سیرت نگار ہیں انہوں نے سیرت النبیؐ پر کئی پہلوؤں سے متعدد کتب تصنیف کیں ہیں حضور کی پیدائش کے متعلق خوارق عادات کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:

کسی نے خواب میں آمنہ کو بتایا کہ اس بچے کے ساتھ ایک نور نکلے گا جو مشرق و مغرب کو روشن کر دے گا۔

مزید لکھتے ہیں:

''ولادت نبویؐ کے وقت گھر کی ہر شے روشن ہو گئے ستارے زمین کی طرف جھک گئے۔''(23)

سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں:

''یہ قصہ ابو نعیم، طبرانی اور بیہقی میں مذکور ہے اس کے رواۃ میں یعقوب بن محمد بن زہری پایہ اعتبار سے ساقط ہے اور عبد العزیز بن عمر بن عبد الرحمن ایک محض داستاں گو اور جھوٹا ہے۔''(24)

برصغیر میں روایات سیرت کی تحقیق و تفتیش کے عمل کا باقاعدہ آغاز علامہ شبلی نے کیا اور ان کے بعد ان شاگرد سید سلیمان ندوی نے اس عمل کو وسعت دی اور ولادت نبویؐ کے حوالے سے ایسی 30 موضوع روایات کی نشان دہی کی جو مولود ناموں میں بڑے طمطراق سے شائع ہوتی چلی آرہی تھیں اگرچہ خود (شبلی) نے اپنی سیرت میں کئی موضوع روایات کا سہارا لیا ہے اور خود اپنے اصولوں سے روگردانی کی ہے تاہم مجموعی لحاظ سے اس کا استنادی درجہ بلند ہے۔(25)

ولادت کے بارے میں ایک اور روایت ہے کہ ولادت کے وقت شیطان کو ستر طوق ڈالے گئے۔ ستر ہزار حوریں ہوا میں کھڑی کر دی گئیں کہ آپ کی ولادت کی منتظر رہیں اس سال دنیا بھر کی تمام عورتوں کو فرزند نرینہ عطا کیا گیا ہے جتنے درخت تھے اس بار ثمر بار ہوئے پیدائش کی رات نہر کوثر کے کنارے مشک خالص کے ستر ہزار درخت لگائے گئے۔ (26)

یہ روایت سیوطیؒ نے ابو نعیم سے اخذ کی ہے لیکن ان کی کتاب ''دلائل النبوۃ'' میں یہ روایت موجود نہیں ہے یہ روایت تمام تر بے سند اور موضوع ہے۔(27)

اسی ضمن میں ایک اور روایت حضرت عبداللہ والد ماجد حضورؐ کے بارے میں ہے۔

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ میرا سب سے چھوٹا بھائی (عبداللہ) جب پیدا ہوا تو اس کے چہرے پر سورج کی روشنی تھی۔ (28)

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

"یہ جملہ ہی بتارہا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے کیوں کہ یہ بالاتفاق مسلم ہے کہ حضرت عبداللہؓ، حضرت عباسؓ سے بڑے تھے نہ کہ چھوٹے بلکہ حضرت عباس کی عمر خود آنحضرت ﷺ سے صرف دو یا تین برس ہی زیادہ تھی تو حضرت عباسؓ آپؐ کے والد سے کیوں کر بڑے ہوئے۔"[29]

سید سلیمان ندوی نے درج ذیل قسم کی روایات کو بھی ضعیف اور موضوع قرار دیا ہے۔

(الف) وہ تمام روایتیں جن میں آنحضرت ﷺ کے معجزے سے حضرت آمنہ یا کسی مردہ کے زندہ ہونے کا بیان ہے وہ سب جھوٹی اور بنائی ہوئی ہیں۔

(ب) ایسی روایتیں جن میں آنحضرت ﷺ کے لیے آسمان سے خوان نعمت یا جن سے حوروں کے آنے کا ذکر ہے۔ موضوع یا ضعیف ہیں۔

(ج) عوام میں مشہور ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سایہ نہ تھا لیکن یہ کسی روایت سے ثابت نہیں۔

(د) روایت ہے کہ آپ قضائے حاجت سے واپس آتے تھے وہاں کوئی نجاست باقی نہ رہتی تھی۔ یہ سرتاپا موضوع ہے۔

(ر) واعظوں میں مشہور ہے کہ ابو جہل کو فرمائش سے اس کے ہاتھ کی کنکریاں آنحضرت ﷺ کے معجزے سے کلمہ پڑھنے لگیں لیکن یہ ثابت نہیں۔[30]

مقالہ نگار کے خیال کے مطابق ولادت کے وقت خرق عادت کی ایک صحیح روایت ہے جس کو مختلف طریقوں سے مختلف رواۃ نے بیان کیا ہے۔ وہ روایت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میری والدہ نے حالت حمل میں دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس نے شام کے محلوں کو روشن کر دیا۔ اس روایت کو ابن اسحق نے بیان کیا ہے اور محدثین نے اس کو صحیح کہا ہے اس کے علاوہ دیگر روایات پر کوئی نہ کوئی نقد اور ضعف موجود ہے لیکن اکثر سیرت نگاروں نے ان ضعیف روایات کا سہارا لے کر واقعات کو بیان کیا ہے لیکن اگر یہ خرق عادت کے واقعات درست ہوتے تو بکثرت صحابہ ان کو بیان کرتے اور غیر مسلم ان واقعات کی شہرت سے ایمان قبول کر لیتے۔ جیسا کہ مولانا تقی امینی نے اس امر کی یوں وضاحت کی ہے:

"صحابہؓ میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کی عمر رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کے وقت روایت بیان کرنے کی ہو۔ اگر یہ تمام روایات و واقعات مبعوث ہونے کے بعد بذات خود آپؐ نے بیان فرمائے ہوتے تو اتنے اہم واقعات کا تذکرہ حدیث کی مستند کتابوں میں ضرور ہوتا نیز اگر یہ واقعات عوام میں ایک حقیقت کے طور پر مشہور ہوئے تو اعلان نبوتؐ کے بعد آپ ﷺ کو تبلیغ رسالت میں جس قدر دشواریاں پیش آئیں وہ نہ آتیں بلکہ ہر شخص ان واقعات کی شہرت کی بناپر ایمان لانے پر مجبور ہو جاتا۔"(31)

اسی طرح دور حاضر کے نامور سیرت نگار (حکیم محمود احمد ظفر) جنہوں نے سیرت النبیؐ پر متعدد کتب تصنیف کی ہیں ان کی صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب سیرت خاتم النبیین ہے۔ حکیم صاحب نے بھی حضور ﷺ کی پیدائش کے سلسلے میں ضعیف اور کمزور روایات نقل کی ہے۔

وہ لکھتے ہیں:

"حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت آمنہ کے گھر کی ہر شے منور ہو گئی اور ستارے زمین کی طرف جھک گئے۔"(32)

حوالہ جات

(1) غازی، محمود احمد، ڈاکٹر، محاضرات سیرت، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور، 2007ء، ص:236

(2) صدیقی، مظفر عالم، ڈاکٹر، اردو میں میلاد النبیؐ، ص:123

(3) شبلی، نعمانی، علامہ، سیرت النبیؐ، 3،402

(4) قسطلانی، شہاب الدین، الواھب اللدنیہ، طرق الحکمیۃ، دمشق، 1،16

(5) لکھنوی، عبدالحیٔ، مولانا، الآثار المرفوعۃ، مطبع نول کشور، لکھنؤ، ص:272

(6) عرشی، عزیز الرحمن، انتخاب عرشی، ص:40

(7) سیرت النبیؐ، 3،407

(8) کاندھلوی، محمد ادریس، مولانا، سیرت المصطفیٰ، مکتبہ خلیل، اردو بازار، لاہور، 2007ء، 1/75

(9) سیرت الرسولؐ، 2/198

(10) ابن تیمیہ، فتاویٰ ابن تیمیہ، طبع قاہرہ، 1908ء، 2/197

(11) الازہری، پیر کرم شاہ، ضیاء النبی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، 1415ھ، 2/32

(12) میزان الاعتدال، 1/426

(13) بریلوی، احمد رضا خان، سیرت مصطفیٰ جان رحمت، شبیر برادرز، لاہور، 2000ء، 1/290

(14) سیرت مصطفیٰ جان رحمت، 1/452

(15) میزان الاعتدال، 2/491؛ 3/177

(16) توکلی، نور بخش، سیرت رسول عربی، تاج کمپنی لمیٹڈ، 1940ء، ص:10

(17) سیرت عربی رسولؐ، ص:25

(18) السیرۃ النبویہ، ص:11-12

(19) ایضاً، ص:430

(20) دلائل النبوۃ، 2/41

(21) عسقلانی، ابن حجر، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، دار الکتب، بیروت، 3/597

(22) سیرت النبی، 3/409

(23) محمود احمد ظفر، حکیم، سیرت خاتم النبیین، تخلیقات، لاہور، 2006ء، ص:117-118

(24) سیرت النبیؐ، 3/419

(25) ششماہی 'السیرۃ'، برصغیر میں کتب میلاد کی روایات، شمارہ جون، 2014ء، ص:336

(26) سیوطی، جلال الدین، الخصائص الکبریٰ، 1/56

(27) سیرت النبیؐ، 3/411

(28) الخصائص الکبریٰ، 1/56

(29) آزاد، ابو الکلام، ولادت نبویؐ، ص:98

(30) سیرت النبیؐ،3،426

(31) امینی، محمد تقی، حدیث کا درایتی معیار، قدیمی کتب خانہ، کراچی،1986ء، ص:208

(32) محمود احمد ظفر، حکیم، سیرت خاتم النبیین، ادارہ تخلیقات، لاہور،2006ء، ص:117